Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ آنہ

۹ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷ ✽ ۲۴ تبلیغ ۱۳۳۲ ہش ✽ ۲۴ فروری ۱۹۵۳ء ✽ نمبر ۴۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف قصوں کے رنگ میں نہیں ہیں۔ بلکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے خود اُن نشانوں کو پا لیتے ہیں۔ لہذا معاینہ اور مشاہدہ کی برکت سے ہم حق الیقین تک پہونچ جاتے ہیں۔ سو اس کامل اور مقدس نبی کی کس قدر شان بزرگ ہے۔ جس کی نبوت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلاتی رہتی ہے۔ (کتاب البریہ ص ۱۲۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ : ۲۳ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت اچھی ہے۔ مگر کچھ حرارت اور پاؤں کا درد باقی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۳ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی عام صحت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

پورٹ آرتھر کی روسی فوجیں کسی دشمن کو چین پر حملہ نہیں کرنے دیں گی

روسی فوج کی ۳۵ ویں سالگرہ کے موقعہ پر جمہوریہ چین کے صدر ماؤزے تنگ کا اعلان

پیکن ۲۳ فروری۔ جمہوریہ چین کی عوامی حکومت کے صدر ماؤزے تنگ نے خبردار کیا ہے کہ پورٹ آرتھر کی روسی فوجیں کسی دشمن کو چین پر حملہ کرنے کی اجازت نہ دیں گی۔ انہوں نے یہ اعلان روسی فوج کی ۳۵ ویں سالگرہ کی تقریب کے موقعہ پر پیکن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ روسی فوج کی ۳۵ ویں سالگرہ کی تقریب روس اور چین کے علاوہ مشرقی یورپ کے ملکوں میں بھی منائی گئی۔ ماسکو میں اس موقعہ پر روس کے وزیر جنگ نے فوج کے نام ایک خاص حکم جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انہیں حفاظتی تدابیر کو اور زیادہ سخت کرنا چاہئے اور زیادہ مستعد ہو جانا چاہیئے۔

ہم پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن کریم آخری الہامی کتاب ہے

ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ "غیر احمدی مسلمان" ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہیں

ذیل میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک پریس بیان کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ جو عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں بعض استفسارات کے جواب پر مشتمل ہے۔ جماعت احمدیہ کا شروع ہی سے یہ عقیدہ ہے۔ جو اس بیان میں واضح کیا گیا ہے :-

سوال :- جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ ایجی ٹیشن کی سب سے بڑی وجہ یہ عام الزام ہے کہ احمدی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے کیا اس الزام میں کوئی حقیقت ہے؟

جواب :- یہ الزام قطعاً غلط ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے واضح ارشاد کے مطابق خاتم النبیین مانتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ السلام) نے بارہا حلفیہ اعلان کیا تھا کہ میں ختم نبوت کے عقیدے پر محکم ایمان رکھتا ہوں حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اعلان کیا تھا کہ جو کوئی اس عقیدے پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔

سوال :- دوسرا الزام یہ ہے کہ احمدی غیر احمدی مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ کیا یہ الزام مبنی بر حقیقت ہے؟

جواب :- جو کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اسے مسلمان کہلانے کا حق حاصل ہے۔ اسلام کی بنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ اور حضور کے ذریعہ ہی بنی نوع انسان کو قرآن حکیم کی صورت میں الہامی کتاب ملی۔ اس لئے جو کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی (آخر الانبیاء) سمجھتا ہے۔ اور قرآن کریم کو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے آخری الہامی کتاب تسلیم کرتا ہے۔ اسے مسلمان کہلانے کا حق حاصل ہے۔ خواہ وہ قرآن کریم کی بعض تعلیمات پر عمل نہ کرتا ہو۔ نہ ہم نہ کوئی اور ایسے شخص کے متعلق یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے اسی طرح خارج ہے جس طرح ہندو اور عیسائی وغیرہ ہیں۔ بلاشبہ ایک سچا مسلمان بننے کے لئے اسلام کی تمام تعلیمات کا پابند ہونا ضروری ہے۔ جب تک کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ وہ محض نام کا مسلمان ہے۔ اس سے ہماری پوزیشن واضح ہو جانی چاہیئے۔ اگر لفظ "کافر" کا مطلب ایسا شخص ہو جو ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہو تو یقیناً یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین اس بارے میں ہمارے عقیدے کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے۔ عوامی ذہن کو گمراہ کر دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے بلکہ میں تو اپنے پیروؤں سے یہی کہتا رہا ہوں کہ وہ ایسے القاب استعمال کرنے سے اجتناب کریں۔ جن سے غیر احمدی مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔

سوال :- اس وضاحت کی روشنی میں آپ کی پوزیشن مولانا مودودی امیر جماعت اسلامی کے تقریباً مشابہ ہے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں۔ صالحین یعنی اصلی مسلمان اور دوسرے اسمی یا رسمی مسلمان کیا میں آپ کی پوزیشن کو اس طرح سمجھنے میں درست ہوں؟

جواب :- ہاں اگر مولانا مودودی کے یہی خیالات ہیں تو ہماری پوزیشن یہی ہے۔

امریکہ ایران سے تیل خریدے گا

تہران ۲۳ فروری۔ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر حسین فاطمی نے کل کہا ہے کہ اگر تیل کا جھگڑا طے ہو جائے۔ تو امریکہ دس کروڑ ڈالر کی مالیت کا تیل ایران سے خریدے گا۔

ضلع لاہور میں ایک ہزار ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ

لاہور ۲۳ فروری۔ ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی پنجاب کے ایک ہزار ٹیوب ویل لگانے کے منصوبے پر سرعت کے ساتھ عمل کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ تحصیل چونیاں اور چونیاں میں نل کنوئیں لگانے کے لئے امداد باہمی کی انجمنیں قائم کی جا چکی ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ کھدائی کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔

شمالی ہند کی سرحد کے ساتھ ساتھ چین کی فوجی چوکیاں

نئی دہلی ۲۳ فروری نئی دہلی میں رائٹر نے خبر دی ہے کہ چینی حکومت تبت۔ نیپال۔ سکم اور بھوٹان کی جنوبی سرحد کے ساتھ ساتھ فوجی چوکیاں قائم کر رہی ہے۔ لاسہ سے جو تاجر ہندوستان پہنچے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک لاکھ چینی تبت میں موجود ہیں۔

چار لیفٹیننٹ چینی جنرل نیویارک پہنچ گئے

نیویارک ۲۳ فروری فارموسا سے جو چار لیفٹیننٹ چینی فوجی جنرل امریکہ کے تین ہفتے کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے۔ وہ آج نیویارک پہنچ گئے۔ وہ امریکہ کے مختلف فوجی مرکزوں اور فوجی اکیڈمیوں کا معائنہ کریں گے۔

پٹ سن کی پینتالیس لاکھ گانٹھیں فروخت ہو چکی ہیں

ڈھاکہ ۲۳ فروری آج ڈھاکہ میں حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں نے پٹ سن کی صورت حال پر بحث کی۔ کانفرنس میں وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن اور پٹ سن بورڈ کے صدر بھی شریک تھے۔ نیز پتہ چلا ہے کہ اس مہینے کے وسط تک پٹ سن کی پینتالیس لاکھ گانٹھیں فروخت ہو چکی ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ [illegible] میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ایک دوست کے سوالات کے جواب

ایک دوست کے سوالات کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جوابات دئیے ہیں ۔ (پرائیوٹ سیکرٹری)

سوال ۱: حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیائے کرام کا دین لا الٰہ الا اللہ ہی تھا ۔ آیا یہ ایک دوسرے کے کہنے پر ہی تھا یا ان کی دید پر بالفاظ دیگر ان کا اللہ پر ایمان شنید پر مبنی تھا کہ دید پر؟

جواب: " جہاں تک رویت حقیقی کا سوال ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ مادی آنکھ دیکھ نہیں سکتی ۔ کیونکہ وہ غیر مادی ہے ۔ لیکن جہاں تک اس کے مظاہر کے دیکھنے کا سوال ہے جس طرح بجلی کی گرمی کو انسان محسوس کرتا ہے ۔ اس کی چمک کو انسان محسوس کرتا ہے حالانکہ نہ چمک بجلی ہے نہ گرمی بجلی ہے ۔ لیکن وہ چمک اور وہ گرمی بجلی کے وجود پر یقینی شاہد ہوتی ہے ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے ظہور کے ذریعہ سے اپنا دیدار کراتا ہے اور اپنا کلام بھی سناتا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاء تو بڑی شان کے تھے ۔ اس رنگ میں میں نے بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے باتیں کی ہیں ۔ جب میرا ایمان شنید پر مبنی نہیں تو میں کس طرح مانوں کہ ان کا ایمان شنید پر مبنی تھا"

سوال ۲: " حدیث شریف میں آیا ہے کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ اگر کلمہ توحید یہی ہے تو محمد رسول اللہ کیسے ۔ اگر تمام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ توحید ہے تو توحید احد سے ہے ۔ کیا نہیں ہوتا ۔ اگر ہے تو کیسے؟

جواب: " مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دخل الجنۃ والی حدیث جو آپ نے لکھی ہے اگر یہ کوئی قابل قدر چیز ہے تو پھر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہی ہم کو ملی ۔ پس توحید کامل کا وجود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

. . . .

کی معرفت ظاہر ہوا ۔ اگر ہم محمد رسول اللہ صلعم کے وجود کو چھوڑ دیں گے تو توحید کامل بھی خود ہی غائب ہو جائیگی چنانچہ محمد رسول اللہ صلعم کے لائے ہوئے کلام کے بغیر کہیں اور ہمیں توحید کامل ملتی ہی نہیں اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنے ہیں منہ سے تو سارے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں عیسائی بھی یہی کہتے ہیں ۔ یہودی بھی یہی کہتے ہیں ۔ لیکن جن معنوں میں وہ کہتے ہیں ان معنوں سے وہ لا الٰہ الا اللہ ہوتا نہیں ۔ وہی لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ ہوتا ہے جو محمد رسول اللہ نے بتایا ہے ۔ پس محمد رسول اللہ ساتھ کہنا توحید کے خلاف نہیں ۔ اس کے صرف اتنے معنے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا ایک ہونا اسی شکل میں ہے جس شکل میں کہ محمد رسول اللہ صلعم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لاکر بتایا تھا ۔ توحید کے خلاف تو تب ہوتا ۔ اگر محمد رسول اللہ میں کوئی الوہیت بتائی جاتی پس محمد رسول اللہ کے الفاظ کلمہ میں اس لئے نہیں بڑھائے گئے ہیں کہ گویا وہ بھی الوہیت کے حصہ دار ہیں بلکہ صرف اس لئے بڑھائے گئے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ تو ساری دنیا کہہ رہی ہے ۔ لیکن اس کا سچا مفہوم وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلعم نے بتایا ہے جو خدا کی طرف سے پیغام لائے ہیں ۔ اس میں شرک کا کونسا شائبہ ہے"

سوال ۳: پارہ ۲۲ سورۃ احزاب اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ الخ لفظ امانت کے معنی واضح فرما دیں؟

جواب: " اس امانت سے مراد امانت احکام الٰہیہ ہے ۔ انسان کے سوائے کوئی ایسی مخلوق نہیں حتیٰ کہ فرشتے بھی نہیں جو شریعت الٰہی کو برداشت کر سکیں باقی سارے قانون الٰہی کو برداشت کرتے ہیں فرشتے بھی قانون کے تابع ہیں ہوا پانی بھی قانون کے تابع ہیں ۔ لیکن شریعت کے تابع صرف انسان ہے اور اسی لئے شریعت کو امانت کہا گیا ہے ۔ کیونکہ امانت میں خیانت بھی ہو سکتی ہے ۔ اور شریعت جن پر آئے وہ نافرمان بھی ہو سکتے ہیں اور فرمانبردار بھی ہو سکتے ہیں ۔ اسی وجہ سے شریعت کے ساتھ جبر نہیں ہوتا لیکن حکم کے ساتھ جبر ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے میٹھے کو میٹھا سمجھنے کا قانون بنایا ہے ۔ ایک زبردست سے زبردست بادشاہ بھی کسی شخص کو مجبور نہیں کر سکتا کہ اس کی زبان میٹھے کو کڑوا سمجھے ۔ لیکن ایک معمولی شخص بھی بزدل انسان کو مار پیٹ کر اس کی زبان سے کہلوا سکتا ہے کہ خدا کوئی نہیں ۔ رسول کوئی نہیں ۔ شریعت کوئی نہیں ۔ پس شریعت امانت ہے اس میں خیانت ہو سکتی ہے ۔ قانون طبعی امانت نہیں اس میں خیانت ہو نہیں سکتی ۔ فرشتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ انہیں کہا جائے وہ وہی کرتے ہیں یعنی ان کو شریعت نہیں ملی ۔ بلکہ قانون طبعی ملا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے ان کو جس رنگ میں بنایا اسی رنگ میں وہ چلتے ہیں ۔ صرف انسان ہی ایک ایسا ہے جس کے اوپر دو حکومتیں ہیں ایک قانون طبعی کی اور ایک قانون شریعت کی ۔ قانون طبعی میں اکفر ترین انسان اور رسول دونوں برابر کی فرمانبرداری کر رہے ہیں ۔ قانون شریعت کو کوئی مانتا ہے کوئی نہیں مانتا گویا ایک قانون میں خیانت ہو رہی ہے اور دوسرے قانون میں کوئی خیانت نہیں ۔ چونکہ خیانت اس میں ہو سکتی ہے(۴)

(۴) جس میں امانت ہوتی ہے ۔ اس لئے شریعت کو امانت قرار دیا ہے"

احمدی احباب کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایات کا خلاصہ

(الف) تمام جماعتیں فوری طور پر اجلاس بلائیں اور باہم مشورہ کریں کہ:

(۱) ان کے مقامی حالات کے مطابق کیا کیا خطرات ممکن ہیں ۔

(۲) خطرات کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں ۔

(ب) (۱) جماعتیں باہم اس طرح مشورہ کرنے اور تجاویز سوچنے کے بعد مرکز میں نظارت امور عامہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ کرنے کے لئے صاحب رائے آدمی بھجوائیں

(۲) جو آدمی بھجوائے جائیں ان کو تمام باتوں کا پورا پورا علم ہونا چاہئیے جنکا ذکر خطبہ میں کیا گیا ہے

(۳) کوئی احمدی کسی صورت میں بھی اپنی جگہ چھوڑنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اپنی اپنی جگہ تنظیم کی جائے

(۴) ڈاک کے ذریعہ اطلاع بھیجنا فضول ہے ۔

(۵) گورنمنٹ کے حکام کو مطلع رکھیں ۔

(ج) (۱) انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کو بھی اپنی حفاظت کی سکیم میں شامل کریں

(۲) دعائیں تواتر کے ساتھ کی جائیں ۔

(۳) احباب اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ رکھیں اور یقین رکھیں کہ ہم حق پر ہیں اور انشاء اللہ ہم ہی کامیاب ہوں گے ۔

مومن کا ہر قدم ترقی پر ہوتا ہے — کیا ہمارا قدم ترقی کی طرف ہے؟

ہمارا مقابلہ تمام دنیا سے ہے اور اس چھوٹی سی جماعت کا جو کہ بلحاظ مال و زر و افراد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے ۔ دعویٰ ہے کہ ہم دنیا کی ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے ہیں ۔ اور ہم نے دین اسلام تمام ادیان عالم پر غالب کر کے چھوڑنا ہے ۔

ہماری کامیابی کا انحصار ہماری اپنی کوششوں پر نہیں ہے بلکہ تائید الٰہی پر ہے ۔ مگر تائید الٰہی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ خدا تعالیٰ یہ نہ دیکھ لے کہ میرے بندے نے اپنی انتہائی کوشش سے کام لیا ہے ۔ اس کے بعد کامیابی میں جس قدر مزید کوشش کی ضرورت ہوتی ہے اسے خود پورا کر دیتا ہے ۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسی طرح پیدا کیا ہے کہ ایک حالت پر قائم نہیں رہ سکتا ۔ اگر وہ ترقی نہیں کرتا تو سمجھنا چاہئیے کہ وہ نیچے گر رہا ہے ۔ پس اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے چندوں کی پڑتال کریں کہ کیا آپ نے اپنے وعدہ کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے ۔ اگر تو جواب مثبت میں ہے تو آپ کو خوش ہونا چاہئیے اور اگر جواب نفی میں ہے تو پھر آپ کو بہت بڑھ چڑھ کر کوشش کر کے اس کمی کو پورا کرنا چاہئیے ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بخیر و خوبی گذر چکا ہے ۔ امسال جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد پچاس ہزار کے لگ بھگ تھی ۔ لہذا اخراجات کا بہت بڑھ جانا سال ہائے گذشتہ کی نسبت یقینی امر تھا ۔ ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء تک /۴۰۰۰۰ روپیہ کی وصولی مد جلسہ سالانہ میں ہوئی ہے جو کہ اخراجات کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے ۔

سال رواں کے اختتام میں ابھی ۲ - ۱ ماہ قریباً باقی ہیں ۔ اس لئے احباب جماعت عموماً عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ خصوصاً اس طرف توجہ کریں ۔ اور اس تشویشناک کمی کو پورا کرنے کی سعی بلیغ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میرے خاوند نصیر احمد صاحب بھٹی (ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی) ایک عرصہ سے بیمار ہیں ۔ انتہائی کمزوری کی وجہ سے بیٹھوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے ۔ اب قدرے افاقہ ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

صفیہ بیگم از راولپنڈی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۴ فروری

پاکستان کے معقول لوگوں کی خدمت میں

آل پارٹیز مسلم کنونشن کی مجلس عمل احمدیت کے خلاف تین مطالبات کی بنا پر ملک میں ہیجان پیدا کر رہی ہے۔ اور اپنے ان مطالبات کو حکومت سے بالجبر منوانا چاہتی ہے۔ وہ تین مطالبات یہ ہیں۔

(۱) "قادیانیوں" کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۲) چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے برطرف کیا جائے۔

(۳) قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں پر متمکن نہ کیا جائے۔

اس سے دو اہم سوال پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) کیا یہ مطالبات معقول ہیں؟

(۲) کیا دھمکیاں دے کر حکومت سے بالجبر مطالبات منوانا ازروئے اسلام درست ہے؟

پہلا مطالبہ بظاہر خالص مذہبی اعتقاد کے متعلق ہے۔ آل پارٹیز مسلم کنونشن کا دعوےٰ ہے کہ وہ علمائے اسلام کی جمعیت ہے۔ اس لئے اس ضمن میں اس کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ قرآن و سنت سے ثابت کرے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کامل ایمان رکھنے کا دعویدار ہے۔ تو کسی ایسے شخص کو حکومت غیر مسلم قرار دے سکتی ہے۔

اسی طرح ان کو قرآن و حدیث سے یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ علمائے کرام یا کوئی اور اسلامی حکومت پر دباؤ ڈالکر اور پھر ڈائرکٹ ایکشن جیسے غیر آئینی اور خطرناک اقدام کرنے کی دھمکی دے کر اپنے مطالبات منوا سکتے ہیں۔

یہ دو امور ہیں جن کا ان کے حق میں تصفیہ ہونے کے بعد ہی علمائے کرام کی موجودہ ایجی ٹیشن کو صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے علماء کی موجودہ ایجی ٹیشن اس وقت تک سراسر ناواجب ہے۔ جب تک مندرجہ بالا امور کے متعلق ابھی تک ان کے حق میں کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔

اس ضمن میں جو بات نہائت ضروری ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ علماء خود اس امر کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی پوزیشن ایک فریق کی سی ہے دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک فریق خود ہی کسی کے خلاف فیصلہ کر کے حکومت سے اس کی تعمیل کا مطالبہ کرنا شروع کر دے۔ اس لئے پہلے یہ فیصلہ ہونا نہائت ضروری ہے کہ حَکَم کون ہو؟ دوسرے لفظوں میں کیا دنیا میں کوئی ایسا واحد انسان یا انسانوں کی کوئی ایسی جمعیت موجود ہے کہ جو اس معاملہ میں حَکَم بن سکتی ہو؟

باقی رہا یہ مطالبہ کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کیا جائے جہاں تک ان علماء کا تعلق ہے۔ محض اس وجہ سے ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان احمدی ہیں۔ اور احمدیوں کی کلیدی اسامیوں پر نہ لینے کا مطالبہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ وہ احمدی ہیں۔ اس لئے یہ دونوں مطالبات بھی اسی وقت جائز سمجھے جا سکتے ہیں۔ جب علمائے کرام اپنے پہلے مطالبہ کا جواز باقاعدہ ثابت کر لیں۔

ہم پاکستان کے معقول لوگوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ علمائے کرام کے مطالبات پر مندرجہ بالا معروضات کی روشنی میں غور کریں ہمیں امید ہے کہ اگر وہ غور فرمائیں گے تو انکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ علماء کے مطالبات اور ایجی ٹیشن خلاف اسلام اور ناواجب ہے۔

حکومت بدامنی پیدا نہیں ہونے دیگی

حکومت پنجاب کے ایک ترجمان نے آل مسلم پارٹیز کنونشن کی مجلس عمل کے مجوزہ ڈائرکٹ ایکشن کے بارہ میں صوبائی حکومت کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"حکومت پنجاب اس تحریک کے حسن و قبح پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتی۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جسے پاک دستور یہ میں جمہور کے منتخب نمائندے ہی صحیح طور پر حل کرنے کے مجاز ہیں۔ البتہ حکومت پنجاب اپنے اس فرض منصبی سے کبھی غفلت نہیں برت سکتی۔ کہ اس صوبے میں امن و امان بہرحال قائم رہنا چاہیئے۔ اور کسی بھی عنصر کو انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے امن عامہ کو خراب کرنے کی اجازت نہ ہونی چاہیئے

ترجمان نے کہا بدقسمتی سے عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی کوئی تحریک جاری ہوتی ہے۔ بعض مفسدہ پرداز اس تحریک کی آڑ لے کر امن عامہ میں خلل انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں تحریک سے تو کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ان کا مقصد ملک میں محض گڑبڑ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ حکومت ایسے لوگوں کو کھل کھیلنے کا موقعہ کبھی نہیں دے سکتی۔ ہر شہری کے جان و مال کی حفاظت حکومت کا فرض منصبی ہوتا ہے جس کی سرانجام دہی کے لئے اسے قانون کی مشینری حرکت میں لانی پڑتی ہے۔

ترجمان نے یہ توقع ظاہر کی کہ تحریک کے روح رواں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے فتنہ و فساد برپا کرنے والوں سے آگاہ رہیں گے۔ اور حکومت سے اس سلسلہ میں پورا تعاون کرینگے"۔

(آفاق ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء)

ہم حکومت کے ترجمان کی اس وضاحت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس وضاحت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حکومت ان حالات سے جو بعض مفسدہ پردازوں نے یہاں پیدا کر دیئے ہیں۔ اور ان سے جو نتائج نکل سکتے ہیں۔ پوری طرح خبردار ہے اور ہمیں یہ بھی یقین ہے۔ جیسا کہ اس وضاحت سے ثابت ہے حکومت مفسدہ پردازوں کے خطرناک ارادوں کو ناکام بنانے کے لئے بالکل تیار ہے۔ اور وہ یہاں کسی طرح کی بدامنی پیدا نہیں ہونے دے گی۔

اس ضمن میں ہم چند اہم باتوں کی طرف حکومت کی توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ سب سے اول بات یہ ہے کہ خود "ڈائرکٹ ایکشن" کا مطلب ہی لاقانونی ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ آئینی طور پر مطالبات نہیں منوائے جائیں گے۔ بلکہ قانون شکنی سے منوائے جائیں گے۔ یہ حکومت کو کھلا کھلا چیلنج ہوتا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ قانون شکنی کس طرح کی جائے گی۔ موجودہ صورت میں چونکہ "مجلس عمل" نے کوئی تعین نہیں کیا۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس کے بہت وسیع معنے لئے جائیں۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ مفسدہ پرداز عنصر ہر قسم کی قانون شکنی کرنے لگیں۔

الغرض ایک تو "ڈائرکٹ ایکشن" کے معنے ہی قانون شکنی کے ہیں۔ دوسرے "مجلس عمل" نے اس کو گول مول رکھ کر مفسدہ پرداز عنصر کو کھلا موقعہ بہم پہونچا دیا۔ کہ وہ جس طرح چاہیں قانون اپنے ہاتھ میں لیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ملک کے طول و عرض میں دہشت سی پھیل گئی ہے۔ اور کوئی شریف آدمی اپنی جان و مال اور ناموس کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکومت کے ترجمان کو صاف صاف لفظوں میں وضاحت کرنی پڑتی ہے۔ کہ حکومت کسی قسم کی بدامنی کو برداشت نہیں کرے گی۔ اور اس کو قانون کی مشینری حرکت میں لانے میں کوئی دریغ نہیں ہوگا۔

دوسری بات جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ خود "مجلس عمل" کے ارکان نے "ڈائرکٹ ایکشن" کے متعلق جو جلسے کئے۔ اور ان جلسوں میں جو تقریریں کیں۔ وہ نہائت اشتعال انگیز ہیں یہی نہیں کہ ان تقریروں کو پنڈال تک ہی محدود رکھا گیا ہو۔ بلکہ ان کی جدو ئیداد بھی زمیندار۔ تسنیم اور آزاد میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کی ٹون بھی نہایت اشتعال انگیز ہے۔ اور ایسی ہے کہ کوئی حکومت ان کو برداشت نہیں کر سکتی۔

اس امر کے متعلق جو تیسری بات ہم کہنا چاہتے ہیں۔ وہ بھارت کے اخبار پرتاپ کے مندرجہ ذیل نوٹ سے واضح ہوتی ہے۔

"پاکستان سرکار کے لئے پہلے ہی کیا کم پریشانیاں ہیں۔ جو ایک نئی پریشانی کا اضافہ ہونے والا ہے۔ ۱۷ر جنوری کو کراچی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس ہوئی تھی۔ جس میں پاکستان سرکار سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی ملازمتوں سے نکال دیا جائے۔ اس کانفرنس کا ایک ڈیپوٹیشن پردھان منتری خواجہ ناظم الدین سے مل کر ایک ماہ کا الٹی میٹم بھی دے آیا تھا۔ اب الٹی میٹم کی میعاد ختم ہونے کو ہے۔ اور چونکہ سرکار علماء کا مطالبہ مانتی نظر نہیں آتی۔ اس لئے کونسل آف ایکشن اگلا قدم اٹھانے والی ہے۔ غالباً یہ سول نافرمانی کی کوئی شکل ہوگی خواجہ ناظم الدین ۱۶ر فروری کو لاہور گئے تھے۔ اسی وقت کونسل آف ایکشن کی ہدایت پر لاہور نے ان کے خلاف ناراضگی کے اظہار کے لئے ہڑتال کی تھی۔ چونکہ اس تحریک کی تہ میں عوام کے مذہبی جذبات کارفرما ہیں۔ اسی لئے یہ پاکستان سرکار کے لئے ایک بھاری دردسر بن سکتی ہے۔ خواجہ ناظم الدین اسی وقت تک خاموش ہیں۔ اس لئے کہنا مشکل ہے۔ کہ وہ اس دردسر کا کیا علاج سوچ رہے ہیں۔ جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا مودودی نے اپنی سرکار کو خبردار کر دیا ہے۔ کہ اگر اس نے ان کا مطالبہ منظور نہ کیا۔ تو وہی واقعات رونما ہوں گے۔ جو ۱۹۴۷ء میں ہوئے۔"

پرتاپ نیو دہلی ۲۳ر فروری ۱۹۵۳ء

اس سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا کہ ہمسایہ ملک بھارت اس ایجی ٹیشن سے کیا مطلب لے رہا ہے۔ اور اس کا ہمارے ملک پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ بلکہ اس سے مودودی صاحب کی بات کی کہ یہاں قادیانیوں اور مسلمانوں میں وہ فسادات پیدا ہو جائیں گے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ولادت: مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چھاچھ قادیان کے ہاں ۲/۱۲ کو بچی تولد ہوئی۔ احباب نومولودہ اور زچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار مرزا محمد حسین مبلغ سلسلہ احمدیہ چکوال

شذرات

یوم مصلح موعود کا پیغام

آج سے ۶۷ برس پیشتر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اللہ تعالےٰ نے اسلام اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے ثبوت میں مصلح موعود کے ظہور کی خبر دی۔ اور ساتھ ہی اپنے فرستادہ بندے ۔ حضرت مسیح موعودؑ ۔ کو الہاماً یہ فرمایا کہ:

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہونچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا۔ اور اپنے پاس بلاؤں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہ اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں ۔ وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا۔ اور ان میں کثرت بخشونگا۔ اور وہ مسلمانوں کے دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔

مندرجہ بالا الہام اس وقت کا ہے۔ جبکہ جماعت احمدیہ سرے سے موجود ہی نہ تھی لیکن خدا نے یہ اطلاع دی کہ آپ کو جماعت دی جائے گی اور چونکہ خدا کو معلوم تھا کہ کسی وقت بعض شرپسند لوگ اسے اقلیت قرار دینے کے منصوبے کرینگے اس لئے اس نے پہلے سے یہ بشارت بھی دے دی۔ کہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ خدا تعالےٰ اقلیت کو اکثریت بنا دے گا۔ اور اکثریت اقلیت میں بدل جائے گی۔ اور یہ انقلاب صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں آئے گا۔

اے کاش ۲۲ فروری کو ڈائرکٹ ایکشن کا چیلنج دینے والے ۲۰ فروری پر بھی غور کر لیتے اور دیکھتے کہ خدا کی آسمانی حکومت نے ان کے مطالبات کا کیا جواب دے رکھا ہے؟

علمائے کے خلاف اشتعال

آزاد رقمطراز ہے:۔

"مرزا محمود علمائے کرام کو اپنے خطبہ میں منافق شیطان کے ساتھی وغیرہ الفاظ سے یاد کر کے اشتعال پیدا کرنا چاہتا ہے۔" (۱۸ فروری ۱۹۵۳ء)

اخبار ریاست (۲۷ جون ۱۹۲۶ء) لکھتا ہے:

"کسی اہل نظر نے حضرت شیطان کو راوی کے کنارے پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیکار بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ورطہ حیرت میں غرق ہو کر دریافت کیا کہ حضور کیا آپ کا پروگرام ختم ہو گیا ہے۔ جو آپ مہاتما گاندھی کی طرح تمام سرگرمیوں سے کنارہ کش ہو گئے ہیں ہنسکر فرمایا میرا مشن تو دنیا کے خاتمے تک ختم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس زمانے کے مولویوں نے میرے فرائض کی ادائیگی کا بار گراں اپنے مقدس دوش پر اٹھا لیا ہے۔ اور مجھے آرام کے لئے فرلو مل گئی ہے۔ لہذا دماغی رفع کسل کے لئے کنارہ آب پر آ بیٹھا ہوں"

یہ ہمارا نہیں آپ کے ہم مذہب کا تبصرہ ہے۔ بس یہ غور کیجئے اور ہم پر بلا وجہ غصہ کرنا چھوڑ دیجئے۔

سازش کا انکشاف

مولانا اختر علی خان نے لاہور کے ایک حالیہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہم نے جہاں عارضی و تعزیری حکومت کو سمجھوتہ کا موقعہ مہیا کیا۔ وہاں ہم برابر اور مسلسل اس کوشش میں مصروف رہے کہ ٹھوس بنیادوں پر اپنی قوم کی تنظیم کر سکیں۔ اسے قربانی کے لئے تیار کر سکیں۔ چنانچہ اس عرصہ میں اپنی طاقت کا جائزہ لیتے رہے۔ اور قوم اور حکومت کے سامنے اپنے مذہبی موقف کی وضاحت کرنے میں مصروف رہے۔ لیکن آج ہم اس عزم کے ساتھ میدان میں اتر رہے ہیں۔ کہ یا تو اپنے مطالبات منوائیں گے۔ یا اپنی جانیں نچھاور کر دیں گے۔"

(زمیندار ۸ فروری ۱۹۵۳ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا۔ کہ موجودہ ہنگامہ مولویوں کی ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ مولانا اختر علی نے اپنی زبان سے اس سازش کا انکشاف کر کے حضرت امام جماعت احمدیہ کے نظریہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

خون آشام تلواریں

۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ میں جماعت کو خود حفاظتی تدابیر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ احراری امیر شریعت نے اسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"مرزا محمود کا بیان فتنہ و فساد کا دروازہ کھولنے کے لئے ہے؟"

(آزاد ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء)

مولوی احمد علی نے ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کو نہایت اشتعال انگیز خطبہ پڑھتے ہوئے کہا۔

"مسلمان اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے کہ اس کے سامنے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول برحق سید المرسلین خاتم النبیین علیہ السلام کی بے حرمتی ہو..... کیا دنیا غازی علم الدین شہید کو بھول گئی جس نے راجپال کو واصل جہنم کیا تھا یہی وہ جذبہ تھا جس نے غازی عبدالرشید دہلوی سے آریوں کے لیڈر شردھانند کو قتل کرا دیا تھا۔ اسی جذبہ سے حکومت افغانستان نے قادیانیوں کو اپنی زمین سے پاک کر دیا تھا"

(آزاد ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء)

احمدیوں کے قتل عام کی تبلیغ کرنے والو! خدارا سوچو فتنہ و فساد کے طوفان کس نے اٹھا رکھے ہیں۔ اور خون آشام تلواروں اور چمکنے والے خنجروں کی جھنکار کہاں سے سنائی دے رہی ہے؟

بخاری کا تحفہ

"امیر شریعت" عطاء اللہ شاہ بخاری نے پچھلے دنوں کنڈیارو سندھ میں تقریر کرتے ہوئے کہا

"سندھیو! میں بہت شرمندہ ہوں پنجاب سے ناکام ہو کر آیا ہوں۔ میں ایسے پنجاب پر لعنت بھیجتا ہوں۔ تم خدا کے لئے میری مدد کرو!" (زمانہ نگار)

پنجاب کے "محافظین ختم نبوت" کو اپنے امیر شریعت کا یہ "تحفہ" "لعنت" مبارک ہو۔

حواس باختگی

دہلی دروازہ میں بخاری صاحب نے جو طویل تقریر کی۔ اس میں یہ بھی کہا۔

"ہم اس پودے کی جڑیں کاٹ کر دم لیں گے اور اب فیصلہ ہو کر رہے گا۔ اب ایک ہی صورت ہے۔ اس ملک میں یا مرزائی رہیں گے یا مسلمان"

اسی طرح مولانا اختر علی خان نے کہا۔

"اب اس ملک میں مسلمان رہیں گے یا مرزائی اس کا فیصلہ حکومت کو کرنا ہوگا"

(آزاد و زمیندار ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء)

احمدی اگر "اسلامی دستور" میں واقعی "غیر مسلم اقلیت" ہیں تو انہیں ایک اسلامی مملکت سے نکالنے کی سازش کرنا کس اسلام میں جائز ہے؟

معاندین احمدیت کی یہ عجیب و غریب روش کہ وہ ایک طرف احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف انہیں پاکستان سے نکالنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ "تحفظ ختم نبوت" کے علمبردار اپنی پیہم اور مسلسل ناکامیوں کے باعث کچھ حاصل کرنے کی بجائے الٹا اپنے حواس بھی کھو بیٹھے ہیں۔

عیسائیوں سے بغلگیر

مولانا اختر علی خان نے یہ بھی فرمایا:۔

"ہم رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت پر زبان درازی کرنے والوں کو ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے"

(زمیندار ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء)

پادری ٹامس ہاول لیشیر اپنی مشہور کتاب اثبات کفارہ صفحہ ۷۱ میں تمام مسلمانوں کو کھلا چیلنج کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"محمد صاحب آخری نبی بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ ہنوز خداوند مسیح کی آمد آمد ہے"

جب مولانا اختر علی اور ان کے رنگے بندھے "عزت رسالت" پر زبان درازی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو وہ پادری ٹامس ہاول اور اسکے ہم خیال بھائیوں سے کیوں بغلگیر ہیں؟ بلکہ اس سے بڑھ کر سوال یہ ہے کہ وہ اس عقیدہ میں ان کے ہمنوا بن کر خود کیوں توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں؟

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام مسیح موعودؑ)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی چوتھی کامیاب سالانہ کانفرنس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

انڈونیشیا کی مختلف پارٹیوں کی طرف سے اظہار خیر سگالی

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب)

انڈونیشیا میں ۱۹۴۹ء سے ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ کی تاریخوں میں سالانہ کانفرنس منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں ملک کی تمام جماعتوں کے نمائندے اور زائرین شامل ہو کر جماعت کی ترقی کی تجاویز سوچتے اور ضروری امور پر بحث کرتے ہیں۔

مقام جلسہ:۔ اس سال یہ کانفرنس تسکملایا کے مقام پر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ تسکملایا اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ کی جماعتوں میں مکرم ملک عزیز احمد صاحب نو سال تک فریضۂ تبلیغ سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ۱۹۵۱ء میں جناب ملک صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں تسکملایا میں جماعت کو ایک مناسب اور نسبتاً سستے داموں پر جگہ میسر آگئی۔ جماعت کے بعض احباب نے اخلاص اور قربانی کا نمونہ پیش کرتے ہوئے یہ جگہ خرید لی۔ جماعت نے بعد میں روپیہ خرچ کر کے مرمت کے علاوہ مناسب تبدیلیاں کیں۔ اور ایک ہال تعمیر کیا۔ اس ہال میں تین صد کے قریب دوست کرسیوں پر بیٹھ سکتے ہیں۔ بالا خانہ کا ایک حصہ مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ اس سال جلسہ اسی ہال میں منعقد ہوا۔ کانفرنس کا سارا انتظام ایک استقبالیہ کمیٹی کے سپرد تھا۔ جس کے صدر جناب حمید احمد صاحب تھے۔ جو جماعت تسکملایا کے ایک نیک اور مخلص فرد ہیں۔

کانفرنس کی روئیداد:۔ کانفرنس سے ایک روز قبل یعنی ۲۵ر دسمبر کی رات کو ایک Resepsi دی گئی۔ اس ملک میں یہ دستور ہے۔ کہ جب کوئی جماعت گروہ یا پارٹی اپنا اجلاس منعقد کرتی ہے۔ اس سے ایک روز قبل ایک استقبالیہ مجلس منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں شہر اور علاقہ کے معززین۔ نمائندگان حکومت اور پارٹیوں کے نمائندوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ انہیں کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی جاتی ہے۔ اس کے بعد حاضرین کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اختصار کے ساتھ اپنے اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کریں۔ اس امر کو انڈونیشین زبان میں Sambutan کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چنانچہ حسب دستور ہماری جماعت نے بھی دعوت دی۔ اس موقعہ پر ربوہ سے نیز بعض بیرونی مشنز مثلاً امریکہ۔ ہالینڈ اور لندن سے بھی پیغامات موصول ہوئے۔ خود اندرون ملک کی بعض جماعتوں اور بعض ایسے افراد نے جو بوجہ مجبوری شامل جلسہ نہ ہو سکتے تھے۔ پیغامات بھجوائے۔ جن میں سے ہمارے نومسلم ڈچ دوست مسٹر کووِن قابل ذکر ہیں۔ یہ نوجوان سلیبس میں جناب ملک عزیز احمد صاحب کے ذریعہ پچھلے سال احمدیت میں داخل ہوئے۔

ان پیغامات نے ہماری خوشیوں میں اضافہ کیا۔ اور بیرونجات سے پیغامات کا موصول ہونا اس وسیع اسلامی برادری کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ جو ملک و قوم کی تنگ حدود کو پھاند کر تمام اقوام عالم کو اپنے حلقہ میں لے لیتی ہے۔

استقبالیہ جلسہ ۷½ بجے شب شروع ہوا۔ جماعت کے افراد کے علاوہ کم و بیش دو صد افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔ دعا اور تلاوت کے بعد کانفرنس کمیٹی کے صدر جناب Memed Ahmad حمید صاحب نے مختصر الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور پیغامات آمدہ بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ بعد میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے صدر جناب سکری برماوی صاحب نے ایک مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کوئی نیا دین نہیں۔ بلکہ احیائے اسلام اور اسکی نشاۃ ثانیہ کا دوسرا نام ہے۔ اس کے بعد مکرم رئیس التبلیغ جناب سید شاہ محمد صاحب نے سلسلہ کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اور احمدیت کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔ اور بتایا کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ اسلام کو اغیار میں روشناس کرانے کے لئے کیا کوشش کر رہی ہے۔ ازاں بعد معزز مدعوین کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چنانچہ متعدد احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

پریس کے نمائندہ نے بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم نے جماعت کی پہلی تین کانفرنسوں کا بھی بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایک فعال جماعت ہے۔ جو باتیں کم کرتی ہے۔ اور کام زیادہ کرتی ہے۔ ہمیں جماعت احمدیہ کے بعض عقائد اور نظریات سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اس امر سے خوشی ہے۔ کہ یہ جماعت کام کر رہی ہے۔ اور اس کے سامنے ایک مقصد ہے۔

قومی جماعت یعنی Nationalist party کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ دنیا کی اصلاح محض مادی ذرائع سے ممکن نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ روحانی اقدار کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ جماعت احمدیہ روحانی مقاصد کے حصول میں کوشاں ہے۔

بعض اور افراد نے بھی اپنی اپنی پارٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے مختصر تقریر میں آنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ بے شک ہم مذہبی جماعت کے افراد ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم قوم کی خدمت میں کسی سے پیچھے ہیں۔ قوم کی خدمت الگ امر ہے۔ اور سیاست میں پڑ کر اپنی ساری مساعی کو سیاسیات میں ہی صرف کر دینا الگ امر ہے۔ ہاں ہم قومی خدمت کے یہ معنے نہیں لیتے۔ کہ انسان تنگ قومیت کے حلقہ میں محدود ہو کر بنی نوع انسان کی وسیع برادری سے دوسرے افراد کو نظر انداز کر دے۔ اس کے بعد حاضرین کی لمونیڈ اور پیسٹری سے تواضع کی گئی۔ اور مبلغین اور افراد جماعت کو انفرادی طور پر مہمانوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ دس بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔ اس موقعہ پر حکومت اور پارٹیوں اور افراد کی طرف سے بڑے بڑے گلدستے خیر سگالی کے طور پر بھجوائے گئے تھے۔ اس ملک میں یہ رواج ہے۔ کہ اس قسم کے جلسوں یا تقاریب کے مواقع پر بید کی بنی ہوئی مختلف قسم کی شکلوں پر پھولوں کو سجا کر بھجوایا جاتا ہے جن کو اس زبان میں Katangan Bunga کہتے ہیں۔ اس جلسہ میں ایسے ۲۵ کے قریب بڑے بڑے گلدستے بھجوائے گئے۔ جنہیں ہال میں ترتیب اور تزئین سے سجا دیا گیا۔

کانفرنس کا پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۲ء

صبح ۸ بجے دعا اور تلاوت قرآن کریم کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ صدر کمیٹی نے اپنی افتتاحی تقریر میں بیان کیا۔ کہ پچھلے سال پاڈانگ کی کانفرنس میں جب یہ فیصلہ ہوا۔ کہ آئندہ کانفرنس کا انعقاد تسکملایا میں ہوگا۔ اس وقت ہمارے اندر خوشی اور فکر کے ملے جلے جذبات کام کر رہے تھے۔ خوشی اس وجہ سے کہ ہماری جماعت کو بہت بڑی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اور فکر اس وجہ سے کہ کہیں خدانخواستہ ان اہم ذمہ داریوں کی ادائیگی میں غفلت نہ برت جائیں جن کو بجا لانا ہمارا فرض ہوگا۔ احباب کی آمد پر آج ہم ایک عجیب روحانی مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں۔ کہ یہ کانفرنس خیر و خوبی سے ختم ہو۔ اور اعلیٰ درجہ کے نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

ہم آنے والے دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت کرنے میں اگر کوئی کوتاہی ہو۔ تو اسے معاف فرمائیں۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ سال حضور نے پاڈانگ کی کانفرنس کے موقعہ پر پیغام میں فرمایا تھا۔ کہ یہ ممکن نہیں کہ ہر جماعت کو ہر سال خلیفۂ وقت کی طرف سے پیغام بھجوایا جائے۔ اس لئے بظاہر یہ امر کوئی یقینی نہ تھا۔ کہ اس سال بھی ہمیں حضور اقدس کے مقدس پیغام سے نوازا جائیگا۔ لیکن یہ ہماری انتہائی درجہ کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اس سال بھی حضور نے اپنے خدام کو یاد فرمایا۔

صدر استقبالیہ کمیٹی کی یہ تقریر اخلاص اور ارادت کے جذبات سے پُر تھی۔ اور بعض دفعہ رقت کی وجہ سے آپ رک رک جاتے تھے۔ اس ابتدائی تقریر کے بعد آپ نے بقیہ حصہ کانفرنس کی صدارت جماعت ہائے انڈونیشیا کے صدر جناب سکری برماوی صاحب کے سپرد کی۔

جناب سکری برماوی صاحب نے آنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں جنہیں اس مبارک تقریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش اس سال بھی جماعت کو ایک روح پرور پیغام دیا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ یہ سال اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس سال نئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا جا رہا ہے۔ آپ نے اس امر پر خوشی ظاہر کی۔ کہ انڈونیشیا میں کام کرنے والے مبلغین کے علاوہ سنگاپور سے مبلغ سلسلہ جناب مولوی محمد صادق صاحب بھی تشریف لائے ہیں۔

آپ نے جلسہ کے ظاہری فوائد کے علاوہ اس کی روحانی اور باطنی برکات کا ذکر فرمایا۔ اور اس بارے میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشا مبارک اور ارشادات کو بھی جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نے مکرم رئیس التبلیغ جناب سید شاہ محمد صاحب کی خدمت میں حضور کا پیغام پڑھنے کے لئے کہا۔ حضور کے پیغام کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ جس کی ایک ہزار کاپیاں حضور اقدس کے عکسی دستخطوں کے ساتھ شائع کی گئی تھیں۔ مکرم جناب شاہ صاحب نے جب حضور اقدس کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ تو اس کے نتیجہ میں جو ایمانی مسرت چہروں پر نمایاں تھی۔ اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو وہاں موجود تھے۔ کئی ایک کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو رواں تھے۔ آپ نے پیغام پڑھنے کے بعد فرمایا۔ کہ یہ آپ لوگوں کے اخلاص کا نتیجہ ہے۔ کہ ہمارے روحانی باپ نے اس دفعہ بھی ہمیں یاد فرمایا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ خاص طور پر حضور اقدس کی صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر کے لئے دعائیں کریں۔ اور حضور اقدس کے ماتحت عمل کرنے کی پوری کوشش فرماویں (حضور اقدس کا یہ پیغام علیحدہ طور پر الفضل میں شائع کر دیا جائے گا)

آپ نے فرمایا کہ اس سال آئندہ تین سال کے لئے نئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آ رہا ہے۔ یہ ایک نازک کام ہے۔ جس کے لئے جہاں ایک طرف ہمیں احتیاط۔ عقل اور تقویٰ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ سے استمداد بھی ضروری ہے۔ کیونکہ وہی بہتر جانتا ہے۔ کہ کون کونسے دوست جماعت کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ (باقی)

"حسبنا کتاب اللہ" کہنے والوں کو کوئی غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا

(از عبد الحکیم صاحب)

دنیا میں جس قدر مذہبی گروہ پائے جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں ہم کوئی نہ کوئی کتاب دیکھتے ہیں جس کی طرف وہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور اسے اپنے لئے قابل عمل سمجھتے ہیں۔ جو گروہ جس کتاب کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ کسی اور گروہ کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہہ سکے کہ فلاں گروہ فلاں کتاب کا ماننے والا نہیں چنانچہ وید۔ ژند اوستا۔ تورات۔ انجیل۔ قرآن مجید ہم لوگوں کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں۔ اور جو گروہ جس کتاب کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ اسی کتاب کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے۔ تورات کو ہاتھ میں لیکر ایک شخص سٹیج پر آتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں اس کتاب کا پیرو ہوں۔ کیا کوئی صحیح العقل انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ تم اس کے پیرو نہیں؟ یا ایک شخص انجیل لیکر پلیٹ فارم پر کھڑا وعظ کر رہا ہے۔ تو کیا کوئی شخص جرأت کر سکتا ہے۔ کہ کہے یہ تو عیسائی نہیں۔

آج وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ للہ غور کریں۔ کہ اس حال میں کہ قرآن مجید ان کے ہاتھوں میں ہے۔ اور حسبنا کتاب اللہ جب تک وہ پکارتے ہیں۔ کلام پاک کے تمام حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تمام ارکین اسلام بجا لاتے ہیں۔ پانچ وقت قبلہ رو نماز پڑھتے۔ ماہ رمضان کے روزے رکھتے۔ خانہ کعبہ کا حج کرتے۔ اپنے مالوں میں سے زکوٰۃ دیتے۔ الغرض تمام ارکین اسلام بجا لاتے ہیں۔ جو ایک مسلمان بجا لا سکتا ہے۔ ان کے متعلق کہنا۔ کہ یہ لوگ غیر مسلم ہیں۔ سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر طرہ یہ کہ وہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کو جس کے ہاتھ میں قرآن مجید ہے۔ غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کوئی کتاب بھی تو علاوہ قرآن حکیم کے علاوہ بتائیں جس کو احمدی بطور شریعت مانتے ہوں۔ تا اس کی بناء پر انہیں غیر مسلم ثابت کیا جائے۔ قرآن کریم مولوی کے ہاتھ میں ہو۔ تو وہ مسلم۔ اور وہی قرآن کریم احمدی کے ہاتھ میں ہو تو غیر مسلم۔ سبحان اللہ کیا منطق ہے۔ اور کیا بھولا بھالا مطالبہ ہے۔ پھر مطالبہ بھی صرف حکومت پاکستان سے کیوں۔ کیوں نہ دنیا کی تمام مسلم اور غیر مسلم حکومتوں سے کیا جائے۔ کیونکہ احمدی تو ساری دنیا میں آباد ہیں اگر پاکستان میں احمدی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے اور دوسرے ممالک نے ایسا نہ کیا۔ تو بات تو نہ بنی اور علماء کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ پس ہم پاکستان کے احمدیوں پر ہی یہ عتاب کیوں ہے۔ ہم نے کیا گناہ کیا۔ کیوں نہ ہندوستان کے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت پہلے قرار دلایا جائے۔ پس عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور ان کے ہمنوا صاحبان کو پہلے بھارت گورنمنٹ کو آمادہ کرنا چاہیئے کہ وہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اگر وہ یہ نہیں کرتے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی بال ہٹ کو کوئی نہ مانے گا۔ ہاں پاکستان کو پریشان کرنا ان کا واحد مقصد ہے۔ سو وہ حکومت کو پریشان کرنے کی خاطر جو کچھ بھی مطالبہ کریں کم ہے۔ ملک میں انتشار پیدا کرنے اور بد امنی پھیلانے کا جب کوئی اور ذریعہ نہ ملا۔ تو یہی شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ایک مخلص۔ دیانتدار افسر ۔۔۔۔۔ کو اس لئے الگ کر دیا جائے۔ کہ وہ احمدی ہے ۔۔۔۔۔ دیانتدار اور حکومت کے وفادار ملازمین کو عہدوں سے الگ کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کا یہ قصور ہے۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ آج ایک مخلص احمدی کسی عہدہ پر اس لئے رکھا نہیں جاتا کہ وہ احمدی ہے۔ تو کل ایک شیعہ کو اس کے عہدہ سے اس لئے الگ کیا جائے گا کہ وہ شیعہ ہے۔ کیا میں باادب دریافت کر سکتا ہوں۔ کہ کیا پاکستان صرف حنفی عقیدہ کے مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ اگر نہیں تو یقیناً وہ تمام گروہ جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بلکہ تمام وہ لوگ جو اپنے آپ کو پاکستان کا باشندہ کہنا پسند کرتے ہیں حکومت میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ اور کوئی جبر ان کو ان کے حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ پس ہمارا ان علماء کرام سے جو احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے خواب دیکھ رہے ہیں مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اس کھیل کو نہ ہی کھیلیں۔ تو اچھا ہے۔ اور اس کفر بازی کے مشغلہ کو اب جانے دیں۔ یہ کھیل بھی ہندوستان میں بہت کھیل چکے ہیں۔ خدا نے انہیں مملکت پاکستان جیسی نعمت عطا کی ہے۔ خدا کی اس نعمت کی قدر کریں اور لوگوں کو ٹھنڈا سانس لینے دیں اور دنیا کی قوموں میں باعزت زندگی بسر کرنا سکھیں ورنہ دنیا کی قومیں ان کی مذبوحی حرکات پر ہنسیں گی۔ اور وہ ذلیل ہو جائیں گے۔ اگر کفر بازی کی آگ ایک مرتبہ پھر بھڑک اٹھی۔ تو پھر وہ آگ بجھانے سے نہ بجھے گی۔ آج احمدی غیر مسلم اقلیت، کل شیعہ غیر مسلم اقلیت، پرسوں اہل حدیث غیر مسلم اقلیت پھر اہل قرآن غیر مسلم اور الغرض یہ دروازہ ایک بار کھلا۔ تو بند نہ ہوگا

پس للہ پاکستان اور اہل پاکستان پر رحم کرو۔ اور حکومت کی پریشانیوں میں اضافے کا موجب مت بنو تاریخ بھری پڑی ہے۔ کہ مسلمانوں کی سلطنتیں کس طرح آپس میں فتویٰ بازی سے تباہ و برباد ہو گئیں۔ اور ان کے تختے الٹ دیئے گئے۔ العیاذ باللہ خدا تعالیٰ پاکستان کو محفوظ رکھے۔ اور اس کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بار بار پڑھیں!

آئینہ کمالات اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ جس میں آپ نے اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب پر اس کی برتری و فضیلت کو براہین و دلائل سے ثابت کیا ہے۔ مخالفین کی طرف سے اسلام پر جو اعتراضات وارد کئے جاتے ہیں ان کا جواب پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اسلام ان اعتراضات سے بالا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے فضائل کو بیان کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے کمالات تحریر کئے ہیں۔ نیز قرآن کریم کی متعدد آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کے متعلق ایک کشف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ غرض یہ بےنظیر کتاب بار بار پڑھنے کے قابل ہے۔ ضخامت سات سو صفحات قیمت غیر مجلد -/٦ مجلد -/٧

نوٹ:۔ سلسلہ احمدیہ کی دیگر کتب بھی اس ادارہ سے منگوائیں

(منیجر بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

ایسے سینیا کے حالات

جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا ایک دلچسپ لیکچر

۱۲ فروری کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جو مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) بی۔ اے مرحوم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آٹھ سال کے عرصہ کے بعد ایبے سینیا سے ربوہ تشریف لائے آپ وہاں اپنی ملازمت کے سلسلے میں مقیم تھے۔ ۱۵ فروری کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں وکالت تبشیر کے زیر اہتمام جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے "ایبے سینیا کے حالات" کے موضوع پر ایک کامیاب اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ایبے سینیا کے جغرافیائی۔ تمدنی اور سیاسی حالات کے علاوہ وہاں کے مسلمانوں کے دینی اور مذہبی حالات پر بھی کافی روشنی ڈالی۔

خاتمہ تقریر پر بعض حاضرین جلسہ نے مختلف سوالات کے ذریعہ بھی جناب ڈاکٹر صاحب موصوف سے ایبے سینیا کے متعلق مفید معلومات حاصل کیں۔ جلسہ کی صدارت جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے فرمائی۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت کی توجہ کیلئے

مالی سال رواں کے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اس وقت تک لازمی چندوں کی آمد بمقابلہ تدریجی بجٹ قریباً باسٹھ ہزار روپے کم ہے۔ اس لئے نمائندگان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ عمل میں لائیں۔ اور اپنی مساعی اور ان کے نتائج سے نظارت بیت المال کو مطلع فرماتے رہیں (ناظر بیت المال)

ولادت عاجز کو اللہ تعالیٰ نے ۳ فروری ۱۹۵۳ء کو پونے بارہ بجے دوپہر تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم آف بھیرہ چینی کا پوتا اور مکرم میاں غلام محمد صاحب زرگر آف قادیان کا نواسہ ہے حضور نے نومولود کا نام "بشیر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے۔ اور خادم دین بنائے۔ ایم عبد اللطیف احمدی صراف جڑانوالہ

ضروری اعلان

میرا بھتیجا حفیظ الرحمٰن ولد سیٹھی عزیز الرحمٰن ساکن جہلم عرصہ ڈیڑھ ماہ سے کہیں بھاگ گیا ہے۔ حلیہ مندرجہ ذیل ہے نام حفیظ الرحمٰن ولد عزیز الرحمٰن عمر ۱۴ سال۔ تعلیم ساتویں جماعت۔ رنگ گندمی۔ ناک چھوٹا اور اونچا۔ بدن پتلے۔ ایک ہاتھ کی انگلی پر زخم کا گہرا نشان۔ بوٹ کالے۔ پاجامہ ملیشیا۔ قمیض ایک ملیشیا اور ایک چارخانہ ٹاٹ کا۔ سویٹر سیاہ گرم جس کا کالر سفید ہے۔ کوٹ کھدّر۔ جس دوست کو اس کا علم ہو تو از راہ مدد اس کو جہلم پہنچا دیں۔ ان کے ہر قسم کے خرچ فوراً ہم ادا کر دیں گے۔ سیٹھی خلیل الرحمٰن برادر سیٹھی عزیز الرحمٰن از جہلم

قاضی کا تقرر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سید عبد الغنی صاحب فاضل وکیل کو شہر بہاولپور کے لئے قاضی مقرر فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔ ناظم دار القضاء

درخواستہائے دعا

— میرا لڑکا عزیزم محمد لطیف بعارضہ کھانسی اور گلے کی خرابی کے بیمار ہے۔ مخلصین احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازی عمر عطا کرے۔ آمین
محمد شریف احمدی ملازم ڈنٹل ہسپتال لاہور

— میرا چھوٹا بھائی عزیز صلاح الدین امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت اسکی امتیازی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔
فضل دین بٹ رتن باغ لاہور۔

— میری ہمشیرہ عرصہ ایک سال سے بعارضہ بخار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
فضل کریم قمر احمدی شرقپور ضلع شیخوپورہ

— میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ شریف احمد
دیوڑھوی دو کاندار سیکرٹری تبلیغ کرنڈی ریاست خیرپور

بندہ بعض حالات کی وجہ سے پریشان ہے۔ مالی کمزوری بھی بہت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور کرے آمین چوہدری محمد عبداللہ باجوہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

— نیز میرے بھائی کا کیس آخری مرحلہ پہ ہے فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین

(۳) میرے بیٹے سمیع اللہ کی ملازمت کے واسطے پوسٹنگ آرڈر آگیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے اور ملازمت کے سامان ایسی جگہ فرمائے جو اس کے دین اور دنیا ہر دو کی بہتری کا باعث ہوں۔ مسز سی چراغ الدین گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات

— میرے لڑکے محمود احمد اسٹیشن ماسٹر کو ٹی۔ بی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
حسین بخش چوہدری احمدی از ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

— بندہ ایک سال سے بیمار ہے۔ اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن میں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ فضل کریم ولد جلال دین آمت نادر آباد قادیان

— میرے والد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے
عبد الحی احمدی فیض آباد

— میرے والد ڈاکٹر محمد عمر صاحب بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین طاہرہ عمر

— خاکسار عرصہ دراز سے کمزوری معدہ اور ریشہ بلغم کی بیماری میں مبتلا ہے اور بے کار بھی ہے دردمندانہ التجا ہے کہ میری جملہ پریشانیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ عطا الٰہی احمدی محلہ حاجی پورہ لاہور

— میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حلیم خاں بلوچ ساکن نور نگر محمد آباد اسٹیٹ سندھ واٹر۔

— خاکسار کے والد صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت عطا فرمائے۔
محمد الدین قائد خدام الاحمدیہ چک ۲۷ ضلع لائلپور

— میرا پوتا سلیم الرحمٰن طولعمرہ ابن شیخ لطیف الرحمٰن سلمہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت اور درازی عمر کیلئے ہمدردانہ دعا فرمائیں۔ شیخ عظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ ربوہ

— خاکسار کی والدہ صاحبہ بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئی ہیں صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبداللہ واقف زندگی ناصر آباد اسٹیٹ سندھ۔

— میری اہلیہ قریباً تین ہفتہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عشمد شفیع ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور۔

— برادرم سارجنٹ ضیاء اللہ صاحب کی بچی چند روز سے بعارضہ ٹائیفائد سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ناصر احمد کوہاٹ

درویشان قادیان اور بزرگان دین کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ امسال تمام احمدی طلباء میٹرک امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کریں۔ آمین بشیر احمد چغتائی

اعلان نکاح

پسرم عزیز محمد افضل کے نکاح کا اعلان کرمی عزیزی چوہدری شریف احمد صاحب سنوری کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سرور بیگم کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کو مسجد مبارک ربوہ بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ احباب کرام اس کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔ خاکسار سربلند پنشنر کارکن دفتر جائیداد ربوہ

دعائے مغفرت: میری دادی صاحبہ جو کہ جناب شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ دفتر قانونگو، سابق پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل قادیان حال شیخوپورہ کی اہلیہ تھیں۔ مورخہ ۲۱-۲-۵۳ کو ۱۱ بجے دن بمقام شیخوپورہ وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ کو ۲۲-۲-۵۳ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں امانتاً دفن کیا گیا ہے

احباب مرحومہ کے بلندیٔ درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمد انور خان انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ لاہور

لاہور میں بالجبر ہڑتال

(منقول از ہفت روزہ لاہور ۲۳ر فروری ۱۹۵۳ء)

۱۶ر تاریخ کو ناظم ملت لاہور تشریف لائے۔ تو وزیر اعلیٰ پنجاب سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور لاہور والوں نے ایک مکمل علامتی ہڑتال کی۔ اس لئے کہ ناظم ملت نے خود ہی قانون۔ اخلاق۔ روایات اور جواز و عدم جواز سے بلند ہو کر مرزائیوں کو اقلیت قرار کیوں نہیں دے دیا۔ اگر اقلیت قرار نہیں دینا تھا۔ تو کم از کم اخبار نویسوں کے سربراہ کی اس پہلی تہمت ہی کی لاج رکھ لی جاتی۔ جو اس نے تواتر کے ساتھ چوکھٹے چھاپ چھاپ کر بڑی تمکنت اور فخر کے ساتھ بعض گھریلو مراسم کی بنا پر ان کے سر باندھی تھی کہ

میں جب بیچ لگژری ہوٹل میں ٹھہرا تھا۔ تو الحاج خواجہ صاحب نے مجھ سے پاکستان کی قسمت بدل دینے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا۔

میں جب میٹروپول سے بیوک پر سوار ہو کر چلا۔ تو راستے میں وزیر اعظم پاکستان نے بڑی نیازمندی کے ساتھ مجھ سے مرزائیوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کے وعدے کئے تھے۔

آخر پٹھان کے بچے کا پیلا وار تھا۔ (شورش صاحب سے معذرت کے ساتھ۔ ہم نے لفظ پٹھان برعایت محاورہ استعمال کیا ہے) ۔ کم از کم یہ تو خطا نہ جاتا۔ اور اگر یہ منظور نہیں ہوا۔ تو اب ہڑتال ہوگی۔ اور صاحب حسب وعدہ اور بمطابق الٹی میٹم ہڑتال ہوئی۔ مکمل جامع اور لافانی ہڑتال جس کے مختصر کوائف ایک اخبار کی رو سے یہ ہیں۔

گڑھی شاہو میں ایک حلوائی کے مٹھائی کے برتن غنڈوں نے اٹھا کر پھینک دیئے۔ اور اس نے تنگ آ کر دو غنڈوں کی کھرچنے سے مرمت کر دی۔

مکمل ہڑتال جس میں تانگوں والے۔ حجام۔ اکثر ہوٹلوں والے۔ دوا فروش۔ [illegible] پٹواری شریک نہ ہوئے۔ ان میں سے [illegible] کا تقاضا تھا۔ کہ ہمیں ختم نبوت فنڈ [illegible] کم از کم ایک دن کی روزی ضرور ملنی چاہیئے، تاکہ ہم بھی کسی کے ساتھ بیٹھ کر تاش کی چند بازیاں لگا لیں۔

لیکن حضور ہڑتال ہوئی۔ اس تعاون کے بغیر بھی ہوئی۔ اس کی مختصر سی جھلک روزنامہ "احسان" کی زبان میں سنیئے۔

"آج کی ہڑتال میں دوائیوں۔ افیون۔ شراب اور نائیوں کی دوکانوں کو چھوڑ کر باقی تقریباً تمام دوکانداروں نے حصہ لیا۔ جن دوکانداروں نے ہڑتال کر دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کے منہ سیاہ کئے گئے۔ دیال سنگھ کالج اور تعلیم الاسلام کالج بند کرانے کی بھی کوشش کی گئی (بالجبر) لیکن پولیس کی بروقت مداخلت سے ان تعلیمی اداروں پر سنگباری موقوف ہو گئی۔

لیجیئے اسے کہتے ہیں ہڑتال۔ بالجبر مکمل ہڑتال۔ اسلامیان لاہور کے دلی جذبات سے وزیر اعظم پاکستان کو واقفیت دلانے کے لئے علامتی ہڑتال اور جو دوکانیں تین بجے تک بند رہیں۔ ان کی کیفیت یہ رہی کہ انہوں نے ٹاٹ کے پردے کھینچ کر دروازوں پر ڈال لئے۔ اور یوں کچھ کاروبار درپردہ اور کچھ چور بازار کے راستہ چلتا رہا۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ہمارے اس ملک میں درپردہ اور کیا کچھ نہیں ہوتا۔

بھارت میں ہندی کی مخالفت

بمبئی۔ ۲۳ر فروری۔ بمبئی یونیورسٹی ٹیچرز ایسوسی ایشن نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ یونیورسٹیوں کی بھاری اکثریت ہندی کو ذریعہ تعلیم کے طور پر رائج کرنے کے خلاف ہے۔ ایسوسی ایشن نے یہ دعویٰ وسیع تحقیقات کے بعد کیا ہے۔ تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک میں تعلیم کا معیار کافی حد تک گر گیا ہے۔

اردن نے لیگ کے آئینی معاہدے پر دستخط کر دیئے

قاہرہ ۲۳ر فروری۔ اردن عرب لیگ کا پہلا رکن ہے۔ جس نے دنیائے عرب کے مابین قومیت۔ عدالتوں کی سزاؤں کو تسلیم کرنے۔ قیدیوں کی حوالگی۔ اور مختار ناموں کی بابت ایک معاہدے پر دستخط ثبت کر دیئے ہیں۔ اس پر مندوبین نے لیگ کونسل کے اجلاس میں منظوری دی تھی۔ مسٹر عونی عبدالہادی نے اس معاہدے پر دستخط کرتے ہوئے اظہار مسرت کیا۔ کہ ان کی حکومت سب سے پہلے اسے منظور کر رہی ہے۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ اقتصادی اور سیاسی معاہدے بھی اسی طرح طے ہو جائیں گے۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر عبدالخالق حسنی نے امید ظاہر کی۔ کہ اس معاہدے سے عرب ملکوں کے درمیان موثر تعاون کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ (اسٹار)

بھارتی گھریلو صنعتوں کے لئے مرکزی ادارہ

نئی دہلی ۲۳ر فروری۔ بھارت میں گھریلو صنعتوں کو معیاری اور بہتر بنانے کے لئے پلاننگ کمیشن کی طرف سے ایک مرکزی ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ادارے میں تمام منظم یا غیر منظم گھریلو صنعتوں کو توسیع کی آسانیاں بہم پہنچائی جائیں گی۔ مجوزہ انسٹی ٹیوٹ میں مختلف محکمے ہوں گے جو گھریلو صنعتوں کے موجودہ طریقوں کی تحقیق کریں گے۔ اور ادارے میں ہر صنعت کا پائیلٹ پروجیکٹ جاری کیا جائیگا۔ تاکہ نہایت بہتر طریق پر صنعتیں ملک میں ترقی کر سکیں۔ (اسٹار)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

یہاں قادیانیوں اور مسلمانوں میں وہ فساد پیدا ہو جائیں گے۔ جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں پیدا ہو گئے تھے۔ ہولناکی بھی واضح ہو جاتی ہے۔ حالانکہ احمدیوں اور مسلمانوں میں قطعاً ایسے حالات نہیں ہیں۔ اب جو خطرہ لاحق ہوا ہے۔ وہ مودودی صاحب کے اس مفسدانہ بیان کی وجہ سے ہوا ہے۔ گویا مودودی صاحب نے مفسدہ پردازوں کو دیدہ دانستہ اکسایا ہے کہ قادیانیوں کے متعلق تم وہی حالات پیدا کر دو۔ جو ہندو مسلم فسادات کے وقت رونما ہوئے تھے۔

یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کا نوٹس حکومت کو بڑی سختی سے لینا چاہیئے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ احراریوں اور دوسرے مفسدہ پرداز عناصر مودودی صاحب کے اس بیان کے بعد زیادہ دہشت انگیزی کا اظہار کرنے پر تل گئے ہیں۔ اور حکومت کے ترجمان کو کھلے الفاظ میں حکومت کے ردعمل کا ذکر کرنا پڑا ہے اور انہی حالات کی وجہ سے حکومت کو بدامنی کا خدشہ پیدا ہوا ہے۔ اور وہ اپنی مشینری کو حرکت میں لانے کے لئے بالکل تیار ہو گئی ہے۔

چوتھی بات جو اس ضمن میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ کوئی الگ بات نہیں۔ بلکہ مندرجہ بالا باتوں ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ملک کا قانون ہے کہ ملک کے شہریوں کی کسی جماعت یا گروہ کے متعلق خاص کر مذہبی بنا پر منافرت پھیلانا جرم ہے۔ اس جرم کے متعلق پاکستان کے موجودہ حالات کے مطابق حکومت کو نہایت سخت نوٹس لینا چاہیئے پاکستان ابھی ایک نوزائیدہ ملک ہے۔ ابھی تک اس کی ہستی بہت سے خطروں میں گھری ہوئی ہے۔ اس لئے جو بات عام حالات میں خطرناک ہو وہ ایسے حالات میں اور بھی زیادہ سمجھی جانی چاہیئے۔ اسلئے جو لوگ ایسے حالات میں ایسی اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ اور ایسی سرگرمیاں دکھاتے ہیں۔ جن سے نہ صرف پاکستان کے شہریوں کی کسی جماعت یا گروہ کے متعلق منافرت پھیلتی ہو۔ بلکہ ملک میں فساد کی اور بدامنی کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس کو زبردست ہاتھ سے دبانا حکومت کا اولین فرض ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو ہرگز ایسے حالات نہ پیدا ہوں۔ کہ حکومت کو اپنی مشینری کو حرکت دینی پڑے۔ بہرحال ہم حکومت کے اس دانشمندانہ اقدام کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے بروقت خطرہ کا احساس کر لیا ہے۔ اور وہ مفسدہ پرداز لوگوں کا پورا پورا انسداد کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ وہ مفسدہ پرداز لوگوں کو ایسے خطرناک حالات پیدا کرنے کی اجازت نہ دیگی

انڈونیشیا کے انتخابات اسی سال ہونگے

جکارتہ ۲۳ر فروری۔ اس سال کے دوران میں انڈونیشیا کے عوام پہلی مرتبہ اپنی پارلیمنٹ اور دستور اساسی مرتب کرنے کے لئے مجلس دستور ساز منتخب کریں گے۔ مجلس دستور ساز موجودہ عارضی دستور کی جگہ مستقل دستور مرتب کرے گی۔

مرکزی انتخابی کونسل کی رکن مسز پودجو بونترو بھارت، برطانیہ اور امریکہ میں انتخابی طریقوں کی تربیت حاصل کرنے کے بعد لندن سے انڈونیشیا روانہ ہو چکی ہیں۔

آپ بھارت کے عام انتخابات کے دوران میں بھارت میں رہیں۔ اور امریکی محکمہ خارجہ کی دعوت پر صدارتی انتخابات کے دوران میں امریکہ چلی گئیں۔ اور پھر برطانوی انتخابی طریقوں کا مطالعہ کرنے کے لئے برطانیہ کا دورہ کیا۔ (اسٹار)

حکومت بلجیم کو بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

لندن ۲۳ فروری۔ بلجیم کی حکومت کو جس بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی کو دور کرنے میں امداد دینے کے لئے بلجیم کے بادشاہ کو جنوبی فرانس سے واپس بلایا گیا ہے۔ جہاں آپ بحالی صحت کے لئے آرام کر رہے تھے۔

برسلز کی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم نے بادشاہ کو ایک رقعے کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ حکومت شدید خطرات میں گھر گئی ہے۔ بادشاہ کے ہمراہ ان کی سوتیلی والدہ والد (سابق شاہ لیوپولڈ) بھی بلجیم واپس آ رہے ہیں۔ (اسٹار)

★ لندن ۲۳ فروری۔ برطانوی تجارتی بورڈ کے تازہ ترین اعداد و شمار مظہر ہیں کہ گذشتہ سال برطانیہ نے پاکستان سے ۲۸۲۷۴۷ پونڈ کی مالیت کا سامان درآمد کیا۔ یہ مقدار ۱۹۵۱ء کی مالیت سے تقریباً ۱۲۰۰۰۰۰ پونڈ کم ہے۔ مگر گذشتہ سال سے بقدر ۳۰۰۰۰۰ پونڈ زیادہ ہے۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲